من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ماتقدم من ذنبہ

تربیتی کورس برائے حفاظ

تراویح سنانے اور سننے والے حفاظ کرام کے لیے
تلاوت نماز، امامت، سماعت کے آداب ومسائل

مرتب
عبدالحمید
دارالافتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراتشی ۵ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مرتب

اللہ رب العزت نے رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں مسلمانوں کو دو خصوصی انعامات عطاء فرمائے ہیں:

1-دن کا روزہ 2-رات کا قیام (تراویح)

روزے اور تراویح کا تعلق تمام مسلمان مرد و عورت کے ساتھ ہے، ایمان اور ثواب کی امید کے ساتھ ان دونوں اعمال کو اختیار کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے پچھلے تمام گناہوں کے معاف ہونے کی بشارت دی ہے، اس لیے ان اعمال کا خوب اہتمام کرنا چاہئے، اس میں کوتاہی اور سستی کرنا بڑی محرومی کی بات ہے۔

روزہ اور تراویح میں روزہ تو انفرادی عبادت ہے ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے، کسی ایک کے روزے کے فاسد یا مکروہ ہونے سے دوسرے کے روزہ پر اثر نہیں پڑتا جبکہ تراویح مردوں کے حق میں اجتماعی عمل ہے، مقتدیوں کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہوتی ہے، امام اگر امامت، جماعت، تلاوت وغیرہ کے بنیادی مسائل سے ناواقف ہو تو بعض اوقات اس کی کسی غلطی کی وجہ سے اس کی نماز تو خراب ہوتی ہی ہے مقتدیوں کی نماز بھی خراب ہو جاتی ہے، پھر کبھی تو اس غلطی کا احساس بھی نہیں ہوتا، اور اگر احساس ہو جائے یا کوئی مقتدی توجہ دلا دے تو اس وقت کسی مفتی صاحب سے فوری رابطہ ممکن نہیں ہوتا کہ ہر ایک تراویح میں مشغول ہوتا ہے، چنانچہ شرعی مسئلہ کی جگہ مختلف آراء سامنے آنے لگتی ہیں، ہر ایک اپنی سمجھ اور معلومات کے مطابق رائے دینے لگتا ہے (جو بجائے خود ایک اصلاح طلب کام ہے)، اور مسئلہ سلجھنے کے بجائے مزید الجھ جاتا ہے اور انتشار واقع ہوتا ہے، اس وجہ سے ضرورت محسوس ہوئی کہ رمضان المبارک کی آمد سے قبل حفاظ کرام خصوصاوہ حفاظ کرام جو عالم نہیں ہیں، نئے حافظ بنے ہیں اور پہلی دوسری بار تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے تربیتی نشست رکھی جائے جس میں نماز، امامت، تراویح اور وتر سے متعلق عمومی طور پر پیش آنے والے بنیادی مسائل کا سہل انداز میں مذاکرہ ہو، الحمد للہ اس کا عملی تجربہ کیا گیا جو انتہائی مفید ثابت ہوا، چنانچہ افادہ عام کی خاطر ان مسائل کو تحریری صورت دی گئی ہے، اللہ تعالی اسے قبول فرما کر حفاظ کرام کے لیے براہ راست اور ان کے واسطے سے عام مسلمانوں کے لیے نافع بنائے (آمین)

مرتب

عبد الحمید

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

نوٹ:تراویح کے مسائل کے لیے حضرت مولانا مفتی انعام الحق صاحب مدظلہ کی کتاب "تراویح کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا" جامع اور انتہائی مفید کتاب ہے، غیر عالم حفاظ کرام کسی عالم کی نگرانی میں اس کا مطالعہ ضرور کریں

عنوانات

1-تراویح:

1-تراویح کا ثبوت ----- 8

2- تہجد اور تراویح میں فرق ----- 8

3- بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے ----- 9

4-تراویح پورا مہینہ پڑھنا سنت ہے ----- 9

5-تراویح چھوڑنا ----- 9

6-دومرتبہ تراویح پڑھانا ----- 9

7- تراویح میں اجرت لینا، دینا ----- 9

امامت:

1- نابالغ کی امامت ----- 10

2- امرد کی امامت ----- 10

3- حروف کی ادائیگی پر غیر قادر شخص کی امامت ----- 10

4-انگریزی بال رکھنے والے، فیشن پرست، غیر شرعی لباس پہننے والے کی امامت ----- 10

5-داڑھی کٹانے والے کی امامت ----- 11

6-سودی معاملہ کرنے والے کی امامت ----- 11

7-بے نمازی کو امام بنانا ----- 11

8-روزہ نہ رکھنے والے کا تراویح پڑھانا ----- 11

9-کانے کی امامت ----- 12

10-نابینا کی امامت --12

11- کہنی تک ہاتھ کٹے ہوئے، معذور حافظ کی امامت ------------------------------12

12- ننگے سر گھومنے والے کی امامت --12

تلاوت:

1-ثناء کے بغیر تلاوت شروع کر دینا--12

2- قرآن دیکھ کر پڑھنا--12

3- کتنی آواز میں قراءت کرے--12

4- تیز پڑھنا--13

5-سورۃ فاتحہ کا تکرار---13

6-آیت کا تکرار کرنا---13

7-آیتیں رہ گئی ہیں---13

8- مشابہ لگ جائے / بھول کر ادھر ادھر سے پڑھنا---------------------------------13

9-بھول کر خاموش ہو جانا / سوچنا ---13

10- ختم کے دن مفلحون تک پڑھنا--14

11-ختم میں تین مرتبہ " قل ھو اللہ " پڑھنا-------------------------------------14

نماز / جماعت:

1-اللہ اکبار کہنا--14

2-بے وضو عشاء کی نماز پڑھنا / عشاء پڑھے بغیر تراویح پڑھانا-----------------------14

3-عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی تو تراویح پڑھانے کا حکم----------------14

4- بیس رکعات کی نیت ایک ساتھ کرنا ---------------------------------------15

5- تراویح کی ابتدائی رکعت میں زیادہ پڑھنا--15
6-رکوع وسجود میں یاتشہد میں قرآن یاد کرنا--15
7-ایک رکعت پڑھی--15
8-پہلی رکعت میں بیٹھ کر کھڑا ہوا--15
9- تین رکعات پڑھ لیں--16
10-تیسری رکعت میں کھڑے ہو کر بیٹھ گیا--16
11-چار رکعات پڑھ لیں--16
12-سجدہ میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھاکر رکھنا --16
13- گھڑی دیکھنا--17
14- لکھی ہوئی چیز پڑھنا---17
15-لقمہ قبول نہ کرنا---17
16- ختم قرآن پر لمبی دعا کرنا--17

سجدہ تلاوت:

1- سجدہ تلاوت کی فضیلت---18
2- سجدہ تلاوت کب واجب ہو تا ہے--18
3- سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ---18
4- آیت سجدہ بھول گیا--18
5- آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کب کرے--18
6- آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ نہیں کیا --18
7- ایک آیت پہلے سجدہ کر لیا--19

8- سجدہ تلاوت کے بعد دوبارہ وہی آیت پڑھ لی----------19
9-سجدہ تلاوت کے بعد سورہ فاتحہ پڑھ لی----------19
10- ایک کی جگہ دو سجدہ کر لیے----------19

سجدہ سہو:

1- سجدہ سہو واجب ہونے کا اصول----------19
2- سجدہ سہو کرنے کا طریقہ----------20
3- سجدہ سہو کرتے وقت دو سلام پھیر دیے----------20
4- سجدہ سہو کے سلام میں منہ نہیں پھیرا----------20
5- ایک سجدہ کیا----------20
6- ایک نماز میں کئی غلطیاں کیں----------20
7-سجدہ سہو واجب ہوا اور نہیں کیا----------20

ترویحہ:

1-ترویحہ میں کتنی دیر بیٹھنا ہے----------21
2-دعا میں ہاتھ اٹھانا----------21
3-دعا کے بعد درود پڑھنا----------21

سامع:

1- چھوٹے بچے کو سامع مقرر کرنا----------21
2-سماعت دیکھ کر کرنا----------21
3-سماعت کی اجرت لینا----------21
4-تنگ کرنے کے لیے لقمہ دینا----------22

5-بہت زیادہ پیچھے سے پڑھانا---22

6-حافظ کے دباؤ کی وجہ سے سامع کا خاموش رہنا-------------------------------22

7-سامع کا نماز میں شامل ہوئے بغیر لقمہ دینا-----------------------------------22

8-لقمہ دے کر نیت توڑ دینا---22

9- عمل کثیر کرنا--23

10-سامع کا کھانس کر، کھنکھار کر لقمہ دینا-----------------------------------23

11-دوران نماز کچھ کھانا--23

وتر:

1-وتر کا حکم--23

2-وتر چھوڑنے پر وعید--23

3-وتر تراویح کے بعد پڑھے---24

4-وتر کا قعدہ اولی بھول گیا---24

5-وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا-------------------------24

6-رکوع سے قنوت کے لیے واپس قیام کی طرف آنا------------------------------24

7-چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا--24

8-وتر کے بعد یاد آیا کہ کچھ رکعت تراویح رہ گئی ہیں----------------------------25

9-غیر حافظ کا وتر پڑھانا--25

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تراویح:

1-تراویح کا ثبوت

تراویح رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے، آپ ﷺ نے نماز تراویح خود بھی ادا فرمائی اور ادا کرنے کی ترغیب بھی دی ہے،

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی ایمان اور ثواب کی امید کے ساتھ رمضان (کی راتوں) میں قیام کرتا ہے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ آُپ ﷺ نے اس خیال سے کہ امت پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے اس کے باجماعت ادائیگی کا مستقل اہتمام نہیں فرمایا البتہ امت کی تعلیم کے لیے تین دفعہ مسجد نبوی میں باجماعت نماز تراویح ادا فرمائی،

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو آپ ﷺ کے مزاج شناس تھے انہوں نے نبی کریم ﷺ کی اس خواہش اور سنت کو امت میں مستقل جاری فرمایا، اللہ تعالی اس پر انہیں پوری امت کی طرف سے جزائے خیر نصیب فرمائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ راشد ہیں اور خلفاء راشدین کی اطاعت کا حکم خود رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے،

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل تمام صحابہ کرام کی موجودگی میں تھا سب نے اس کی تائید فرمائی کسی ایک نے بھی اس کا انکار یا رد نہیں کیا، یہ صحابہ کرام کا اجماعی عمل ہے جو بذات خود ایک دلیل ہے، اور اس وقت سے آج تک امت میں نماز تراویح کی باجماعت ادائیگی کا اہتمام کیا جاتا ہے، اور جو عمل صحابہ کرام کے زمانے سے مسلسل چلا آرہا ہو وہ اپنے ثبوت کے لیے مزید کسی دلیل کا محتاج نہیں ہوتا۔

2-تہجد اور تراویح میں فرق:

تہجد ایک مستقل نماز ہے، تراویح الگ مستقل نماز ہے ددونوں کو ایک شمار کرنا غلط فہمی اور کم علمی کی بات ہے تہجد اور تراویح میں کئی فرق ہیں، چند ایک یہ ہیں:

1-تہجد کی نماز پورے سال کی نماز ہے جبکہ تراویح صرف رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے۔

2-تہجد کا وقت رات کا آخری حصہ ہے جبکہ تراویح عشاء کے بعد پڑھی جانے والی نماز ہے۔

3-تہجد انفرادی عبادت ہے جبکہ تراویح اجتماعی نماز ہے۔

4-تہجد میں پورا قرآن کریم ختم کرنا مسنون نہیں ہے جبکہ تراویح میں پورا قرآن پڑھنا مسنون ہے۔

3- بیس رکعت تراویح سنت مؤکدہ ہے:

رسول اللہ ﷺ بیس رکعات تراویح ادا کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ رمضان المبارک میں بیس رکعات اور وتر پڑھا کرتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ 225/5) اس روایت کو تلقی بالقبول حاصل ہے یعنی آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور ان کے بعد تابعین، ائمہ مجتہدین رحمھم اللہ سب کے سب بیس رکعات تراویح ادا کیا کرتے تھے۔ کوئی بھی بیس سے کم رکعات کا قائل نہیں تھا اور آج تک حرمین شریفین سمیت پوری دنیا کے صحیح العقیدہ مسلمان بیس رکعات تراویح ہی ادا کرتے ہیں۔ لہذا پوری بیس رکعت تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، بلا عذر شرعی ترک کرنے والا گناہ گار، اور رمضان المبارک کی رحمتوں سے محروم ہو گا۔

4-تراویح پورا مہینہ پڑھنا سنت ہے :

تراویح اور اس میں قرآن کریم سننا دو الگ الگ سنتیں ہیں، تراویح رمضان المبارک کے پورے مہینے کی سنت ہے، پانچ، دس، بارہ، پندرہ روزہ تراویح ادا کرنے سے قرآن کریم سننے کی ایک سنت ادا ہو گی، تراویح کی سنت تب پوری ہو گی جب پورا مہینہ تراویح کی بیس رکعات باجماعت ادا کرے گا۔

5-تراویح چھوڑنا:

تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، بلا عذر شرعی ترک کرنے والا گناہ گار، اور رمضان المبارک کی رحمتوں سے محروم ہو گا۔

6-دو مرتبہ تراویح پڑھانا:

ایک رات میں ایک مرتبہ تراویح پڑھنا سنت ہے لہذا ایک حافظ کے لیے ایک رات میں دو مرتبہ تراویح پڑھانا جائز نہیں۔

7-تراویح میں اجرت لینا، دینا:

تراویح کی نماز میں قرآن سنا کر اجرت لینا اور دینا جائز نہیں، لینے اور دینے والے دونوں گناہ گار ہیں، اگر اجرت لیے بغیر کوئی سنانے کے لیے تیار نہ ہو تو اجرت دے کر قرآن سننے سے بہتر ہے کہ سورت تراویح پڑھی جائے،

البتہ بغیر طے کیے ہوئے کچھ دے دیا جائے، حافظ کا مطالبہ نہ ہو اور نہ دینے پر کوئی شکوہ نہ ہو تو یہ صورت اجرت میں داخل نہیں ہے۔

امامت:

1-نابالغ کی امامت:

امامت کے لیے امام کا بالغ ہونا شرط ہے، بالغ افراد کے لیے نابالغ بچے کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں، اگر بالغ افراد نابالغ بچے کی اقتداء میں تراویح ادا کریں گے تو نماز نہیں ہو گی دوبارہ پڑھنا ضروری ہو گا، نابالغ کے پیچھے صرف نابالغ بچے ہی نماز پڑھ سکتے ہیں، اگر کسی بچے میں بلوغت کی علامات ظاہر نہ ہوں تو پندرہ سال کی عمر معیار ہے، پندرہ سال عمر ہو جائے تو تراویح پڑھا سکتے ہیں۔

2-امرد کی امامت

جو بچے قریب البلوغ ہوں ان کی امامت بھی جائز نہیں، اور جو بچہ قریب میں بالغ ہوا ہو لیکن داڑھی نہ آئی ہو، اور اسے آگے کرنے میں فتنے کا اندیشہ ہو تو اسے عام مجمع میں امام بنانا مکروہ ہے گو کہ نماز ہو جائے گی، ایسے حفاظ گھر میں گھر کے افراد کو تراویح پڑھائیں، یا اپنے ہم عمر لڑکوں کے ساتھ تراویح کی ترتیب بنائیں۔

3-حروف کی ادائیگی پر غیر قادر شخص کی امامت:

اگر کوئی حافظ ایسا ہے جو بعض حروف کو ان کے مخرج سے ادا نہیں کر پاتا اور کوشش کے باوجود اس کی اصلاح پر قدرت نہیں پاتا تو ایسے شخص کو فرض اور وتر میں تو امام نہ بنایا جائے البتہ تراویح میں گنجائش ہے، لیکن اگر صحیح حروف کی ادائیگی پر قادر حافظ میسر ہو تو اسی کو ترجیح دی جائے۔

4-انگریزی بال رکھنے والے، فیشن پرست، غیر شرعی لباس پہننے والے کی امامت:

جو حافظ انگریزی بال رکھتا ہو، فیشن پرست ہو، غیر شرعی لباس پہنتا ہو ایسا حافظ فرض، وتر اور تراویح میں امامت کے منصب کے لائق نہیں اسے امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر وہ اپنی عادتوں کو بدلنے کا عہد کرے تو اسے تراویح میں امام بنایا جا سکتا ہے۔

5-ڈاڑھی کٹانے والے کی امامت:

ڈاڑھی رکھنا واجب ہے، ڈاڑھی منڈانا، یا ایک بالشت سے کم کرنا حرام ہے، ڈاڑھی کاٹنے والا شرعاً فاسق ہے اور فاسق امامت کا اہل نہیں لہذا جو حافظ ڈاڑھی منڈاتا ہو یا ایک بالشت سے کم کرتا ہو اسے امام بنانا شرعاً ناجائز ہے، اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ:

اگر کوئی حافظ ڈاڑھی کاٹتا ہے لیکن رمضان المبارک سے قبل اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے اور سچے دل سے توبہ کرلیتا ہے، آئندہ ڈاڑھی کو سنت کے مطابق رکھنے کا سچا عزم کرتا ہے تو ایسی صورت میں اسے تراویح کا امام بنایا جاسکتا ہے اگرچہ رمضان المبارک تک اس کی ڈاڑھی مکمل نہ ہوئی ہو، لیکن جس حافظ کی عادت ہی یہ ہو کہ رمضان المبارک کے علاوہ میں ڈاڑھی کاٹتا ہے اور رمضان کے قریب چھوڑ دیتا ہے پھر رمضان المبارک کے بعد کاٹ دیتا ہے تو اسے صرف زبانی توبہ کی بنیاد پر امام بنانا درست نہیں، جب تک کہ اس کی توبہ کے مکمل اثرات واضح نہ ہوں اور اس کے ڈاڑھی رکھ لینے پر اعتماد نہ ہو جائے۔

6-سودی معاملہ کرنے والے کی امامت:

جو آدمی کسی سودی کام میں ملوث ہو مثلا بینک یا انشورنس کمپنی میں نوکری کرتا ہو یا اور کسی ذریعہ سے حرام کماتا ہو ایسا شخص امامت کے منصب کا اہل نہیں ہے، اختیاری صورت میں اسے امام نہیں بنانا چاہئے۔

7-بے نمازی کو امام بنانا:

جو حافظ نمازوں کا پابند نہ ہو وہ شرعا فاسق ہے اور فاسق آدمی کو امام بنانا مکروہ ہے، البتہ اگر سچے دل سے توبہ کر کے آئندہ نمازوں کا اہتمام کرنے کا وعدہ کرے تو اسے امام بنانا درست ہے۔

8-روزہ نہ رکھنے والے کا تراویح پڑھانا:

جان بوجھ کر بلا عذر، یا خود ساختہ عذر یا ایسے معمولی عذر کی بنیاد پر جس کا شریعت میں اعتبار نہیں فرض روزہ چھوڑنے والے حافظ کا وہی حکم ہے جو نماز چھوڑنے والے حافظ کا ہے، البتہ اگر کسی حقیقی، شرعا معتبر عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکا تو تراویح پڑھا سکتا ہے، تراویح ہو جائے گی۔

9-کانے کی امامت:

کانے (جس کی ایک آنکھ متاثر ہو) کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔

10-نابینا کی امامت:

نابینا حافظ اگر نجاست سے بچنے کا اہتمام کرتا ہو تو اس کو امام بنانا جائز ہے، لیکن اگر وہ طہارت اور پاکیزگی کا خیال نہیں کرتا تو اس کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔

11- کہنی تک ہاتھ کٹے ہوئے، معذور حافظ کی امامت:

اگر کسی حافظ کا ایک ہاتھ کہنی تک یا اس سے کم، زیادہ کٹ گیا ہے تو اس کی امامت جائز ہے۔

12-ننگے سر گھومنے والے کی امامت:

اس کا حکم فیشن پرست امام کا ہے جو ماقبل میں نمبر 4 پر ذکر ہوا ہے۔

تلاوت:

1-ثناء کے بغیر تلاوت شروع کر دینا:

پہلی رکعت میں ثناء پڑھنا سنت ہے، اس کا اہتمام کرنا چاہیئے، اگر کسی حافظ نے ثناء پڑھے بغیر تلاوت شروع کر دی تو نماز تو ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا خلاف سنت ہے اس لیے ثناء کے ترک کی عادت ہر گز نہ بنائی جائے، دس سیکنڈ بچانے کے لیے سنت کی خلاف ورزی کوئی عقلمندی کا کام نہیں ہے۔

2- قرآن دیکھ کر پڑھنا:

قرآن میں دیکھ کر نماز پڑھانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اگر قرآن یاد نہ ہو تو کسی اور کو آگے کر دیا جائے، محض اپنی ناک کی خاطر رمضان المبارک میں لوگوں تراویح خراب نہ کرے۔

3- کتنی آواز میں قراءت کرے:

افضل یہ ہے کہ اتنی آواز میں قراءت کرے کہ مقتدی بلا تکلف سن سکیں، نہ اتنا آہستہ پڑھے کہ مقتدی سن ہی نہ سکیں اور نہ اتنا زور سے پڑھے کہ تکلیف کا باعث ہو، لوگوں کی کمی اور زیادتی کے اعتبار سے آواز میں بھی کمی زیادتی کرنی چاہیئے۔

4-تیز پڑھنا:

جلدی فارغ ہونے کے لیے یا یاد نہ ہونے کی وجہ سے اتنا تیز تیز پڑھنا کہ مقتدیوں کو سوائے یعلمون اور تعلمون کے کچھ سمجھ نہ آئے درست نہیں، اسی طرح تیز پڑھنے سے حروف کٹ جاتے ہیں، تبدیل ہو جاتے ہیں جس سے بعض اوقات معنی میں خرابی آجاتی ہے اور نماز فاسد تک ہو جاتی ہے ایسی تلاوت سے ثواب کے بجائے گناہ ملے گا، اس لیے قراءت درمیانی رفتار سے صاف ستھری ہو، حروف کو اس کے مخرج سے صفات کی رعاہت رکھتے ہوئے ادا کیا جائے۔

5-سورۃ فاتحہ کا تکرار:

سورہ فاتحہ دوبار پڑھ لی یا اس کے اکثر حصے کا تکرار کیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہو گا۔

6-آیت کا تکرار کرنا:

اگلی آیت یاد نہ آنے کی وجہ سے پچھلی آیت کو مکرر کیا جا سکتا ہے اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

7-آیتیں رہ گئی ہیں:

اگر پڑھتے ہوئے کچھ آیات رہ گئیں تو ان کو بعد میں پڑھنا ضروری ہے، ورنہ ختم ناقص رہ جائے گا، اب یا تو اسی دن پڑھ لے یا اگلے دن ، بہر صورت ختم مکمل ہو جائے گا۔

8-مشابہ لگ جائے / بھول کر ادھر ادھر سے پڑھنا:

تشابہ لگ جانے کی صورت میں یا بھول کر حافظ صاحب نے دوسری جگہ سے پڑھنا شروع کر دیا، پھر یاد آنے پر دوبارہ اپنے پارے کی طرف لوٹے تو اس سے نماز میں فرق نہیں پڑے گا نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہو گا۔

9- بھول کر خاموش ہو جانا / سوچنا:

حافظ صاحب بھول گئے ، سامع نے بھی بر وقت لقمہ نہیں دیا حافظ صاحب خاموش ہو گئے، اور سوچنے لگے، اگر تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار یا اس سے زائد خاموش رہے تو آخر میں سجدہ سہو کریں۔

10-ختم کے دن مفلحون تک پڑھنا:

تکمیل قرآن کے موقع پر اس جذبہ اور نیت سے کہ ایک قرآن کی تکمیل کے ساتھ ہی دوسرا قرآن شروع کر دیا جائے تکمیل کے بعد سورہ بقرہ کو مفلحون تک پڑھنا مستحب ہے، البتہ اس کی ترتیب یہ ہو کہ: انیسویں رکعت میں سورۃ الناس تک پڑھ لیا جائے اور بیسویں رکعت میں سورہ بقرہ کا ابتدائی حصہ پڑھا جائے، یا بیسویں رکعت میں سورۃ الناس پڑھ کر سورہ بقرہ کا ابتدائی حصہ پڑھ لیا جائے، لیکن یہ خیال رہے کہ اس صورت میں سورۃ الناس کے بعد سورہ فاتحہ دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، بعض حفاظ سورہ فاتحہ مکرر کر دیتے ہیں یہ درست نہیں، اسی طرح مفلحون تک پڑھنے کے بعد قیام ہی کی حالت میں مزید دعائیں پڑھنا ثابت نہیں اس سے بھی اجتناب کیا جائے۔

11-ختم میں تین مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھنا:

جس علاقہ میں یہ رسم بن چکی ہو کہ تکمیل قرآن کے دن تین مرتبہ قل ھو اللہ پڑھا جاتا ہو، یا اس طرح کے تکرار کو لازم سمجھا جاتا ہو وہاں اس کا ترک لازم ہے، اگر کسی نے ایسا کر لیا تو نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہو گا۔

نماز/جماعت:

1-اللہ اکبار کہنا:

تکبیرات سادہ انداز میں کہی جائیں، اس میں تکلفات اختیار نہ کیے جائیں، اگر تکبیر کہتے وقت "اللہ اکبار" کہا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

2-بے وضو عشاء کی نماز پڑھنا/عشاء پڑھے بغیر تراویح پڑھانا:

تراویح عشاء کی نماز کے تابع ہے، عشاء کی ادائیگی کے بغیر تراویح ادا نہیں ہوتی، لہذا اگر کسی نے عشاء کی نماز ہی نہیں پڑھی یا عشاء کی نماز پڑھی لیکن بے دھیانی میں بغیر وضو کے پڑھ لی اور پھر تراویح پڑھائی یہ تراویح ادا نہیں ہو گی، اس کا اعادہ ضروری ہے۔

3-عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی تو تراویح پڑھانے کا حکم:

اگر کبھی کسی عذر کی بنیاد پر حافظ صاحب نے عشاء کی نماز باجماعت نہیں پڑھی اس کے باوجود تراویح پڑھا سکتے ہیں، تاہم نماز باجماعت کا اہتمام کرنا ضروری ہے، بلا عذر جماعت کا ترک کرنا گناہ کی بات ہے۔

4-بیس رکعات کی نیت ایک ساتھ کرنا:

تراویح میں ہر دو رکعت کی الگ الگ نیت کرنا بہتر ہے، تاہم اگر کسی نے ابتداء میں ایک ساتھ بیس رکعات کی نیت کرلی تب بھی نماز ہو جائے گی۔

5-تراویح کی ابتدائی رکعت میں زیادہ پڑھنا:

بسا اوقات حفاظ کرام کا معمول یہ ہوتا ہے کہ تراویح کی ابتدائی رکعات میں زیادہ پڑھ کر اختتامی رکعات کو مختصر پڑھاتے ہیں، اگر مقتدی اس طریقہ پر خوش ہوں تو اس کی گنجائش ہے، اور اگر ابتدائی رکعات لمبی کرنے سے مقتدیوں کو تکلیف ہوتی ہو، یا اس وجہ سے وہ ابتدائی رکعات میں شریک ہی نہ ہوتے ہوں بلکہ رکوع کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہوں تو ایسا نہ کریں بلکہ اعتدال کے ساتھ تمام رکعات میں منزل کو تقسیم کرکے پڑھیں تاکہ ضعیف اور بیمار حضرات بھی پوری تراویح میں شریک ہوں اور ان کا ختم ناقص نہ رہ جائے۔

مسئلہ: بعض اوقات حفاظ کرام پہلی رکعت بہت طویل اور دوسری بہت مختصر کر دیتے ہیں یہ طریقہ بھی مناسب نہیں، پہلی رکعت میں دوسری کے بنسبت کچھ زائد مقدار تلاوت کرلی جائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن بہت زیادہ فرق مناسب نہیں۔

6-رکوع و سجود میں یا تشہد میں قرآن یاد کرنا:

بعض حفاظ کرام رکوع، سجدے یا تشہد میں اگلی رکعت کی آیات یاد کر رہے ہوتے ہیں یہ غلط ہے، رسول اللہ ﷺ نے رکوع اور سجدے میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر کسی نے پڑھ لیا تو نماز ہو جائے گی لیکن یہ عمل درست نہیں ہے، رکوع سجدے میں پڑھا نہیں صرف سوچا اور رکوع، سجدے کی تسبیحات چھوڑ دیں تو ایسا کرنا بھی مکروہ تنزیہی ہے، نہ کیا جائے۔

اور اگر تشہد میں قرآن کریم پڑھا تو تو تاخیر واجب کی وجہ سے سجدہ سہو بھی لازم ہو گا۔

7-ایک رکعت پڑھی:

اگر ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا، تو اس رکعت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، جو کچھ اس میں پڑھا اسے بھی لوٹایا جائے گا۔

8-پہلی رکعت میں بیٹھ کر کھڑا ہوا:

پہلی رکعت کے سجدے سے اٹھ کر کھڑا ہونے کے بجائے بیٹھ گیا اور پھر کھڑا ہوا، اگر ایک رکن کی مقدار (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار) سے کم کم بیٹھا تو کچھ لازم نہیں، نماز ہو جائے گی، اور اگر ایک رکن کی مقدار بیٹھا پھر کھڑا ہوا تو آخر میں سجدہ سہو لازم ہو گا۔

9- تین رکعات پڑھ لیں:

اگر حافظ صاحب نے تین رکعات پڑھ لیں اس میں تفصیل یہ ہے کہ دوسری رکعت میں قعدہ کیا یا نہیں؟ اگر دوسری رکعت کا قعدہ ہی نہیں کیا اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو یہ تینوں رکعات فاسد ہوں گی، سجدہ سہو کرنے سے بھی یہ نماز درست نہیں ہو گی، ان تین رکعات میں جو پڑھا سب کا اعادہ کرنا ہو گا ورنہ ختم ناقص رہے گا، اور اگر دوسری رکعت کا قعدہ کر کے کھڑے ہو گئے اور تیسری رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو کرنے کی صورت میں پہلی دو رکعت صحیح ہو جائیں گی البتہ تیسری رکعت میں جو پڑھا اس کا اعادہ کرنا ہو گا۔

10- تیسری رکعت میں کھڑے ہو کر بیٹھ گیا:

دو رکعت پڑھ کر تیسری کے لیے کھڑا ہو گیا یا کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا کہ گھٹنے زمین سے اٹھ گئے اور پھر یاد آنے پر دوبارہ بیٹھ گیا تو آخر میں سجدہ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

11- چار رکعات پڑھ لیں:

اگر حافظ صاحب نے تراویح میں چار رکعات پڑھا دیں تو اس میں تفصیل یہ ہے کہ دوسری رکعت میں قعدہ کیا یا نہیں؟ اگر قعدہ کر لیا تھا تو چاروں رکعات صحیح ہو گئیں اور چاروں تراویح میں شمار ہو جائیں گی، تلاوت کے اعادے کی بھی ضرورت نہیں، اور اگر دوسری رکعت میں قعدہ نہیں کیا تو پہلی دو رکعات فاسد ہو جائیں گی، اور آخری دو رکعات درست ہو جائیں گی، اب پہلی دو رکعت اور ان میں پڑھی گئی منزل کا اعادہ کرنا ہو گا۔

12- سجدہ میں دونوں پاؤں زمین سے اٹھا کر رکھنا:

سجدہ میں پاؤں کے پنجے کا زمین پر لگنا ضروری ہے، اگر سجدہ میں ایک لمحہ کے لیے بھی پاؤں زمین پر نہیں لگے بلکہ ہوا میں معلق رہے تو سجدہ ادا نہیں ہو گا اور سجدہ فرض ہے اس کے ترک سے نماز فاسد ہو جائی گی، لہذا سجدہ میں سنت کے مطابق دونوں پاؤں اچھی طرح جما کر زمین پر رکھے جائیں کہ ان کی انگلیاں قبلہ رخ ہو جائیں۔

13- گھڑی دیکھنا:

نماز کی حالت میں قصداً گھڑی دیکھنا مکروہ ہے نماز کے ثواب میں کمی آئے گی،

اگر بلا ارادہ گھڑی نظر پڑ گئی اور وقت بھی معلوم ہو گیا تو کراہت نہیں تاہم نماز میں نگاہوں کو سجدہ کی جگہ پر رکھنا چاہیئے

14-لکھی ہوئی چیز پڑھنا:

ا-نماز کے دوران لکھی ہوئی چیز قصداً زبان سے پڑھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

2- نماز کے دوران لکھی ہوئی چیز قصداً دیکھی اور سمجھی زبان سے نہیں پڑھی تو نماز فاسد نہیں ہو گی لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے

3-اگر بلا قصد کسی لکھی ہوئی چیز پر نگاہ پڑ جائے اور سمجھ آ جائے نہ پڑھا نہ اس کو سوچا تو یہ گناہ نہیں اور نہ ہی اس سے نماز فاسد ہو گی۔

15-لقمہ قبول نہ کرنا:

اگر سامع یا کوئی اور لقمہ دے تو امام کو اس لقمہ کو قبول کرنا چاہئے، اسے انا کا مسئلہ نہ بنائے اور نہ غصہ کا اظہار کرے، ہاں اگر سو فیصد یقین ہو کہ صحیح پڑھ رہا ہے تو لقمہ نہ لے۔ سامع بھی مسلسل اصرار کر کے لڑائی کی صورت نہ بنائے۔

16-ختم قرآن پر دعا کرنا:

ختم قرآن کا موقع دعا کی قبولیت کا موقع ہے، اس موقع پر اجتماعی دعا کرنا مستحب ہے، ختم قرآن کے موقع پر اجتماعی دعا کرنا صحابہ کرام اور ان کے بعد اکابر اور مشائخ کا معمول رہا ہے، اس لیے ختم قرآن کے موقع پر دعا کا خوب اہتمام کرنا چاہئے کہ یہ قبولیت کا وقت ہے۔

سجدہ تلاوت:

1-سجدہ تلاوت کی فضیلت:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم جب آیت سجدہ پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہٹ کر روتا ہے اور کہتا ہے: ہائے غضب! ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا، اور اس نے سجدہ کیا ہے، تو اس کے لیے جنت ہے اور مجھ سجدے کا حکم ہوا اور میں حکم نہیں مانا تو میرے لیے جہنم ہے (مشکوۃ المصابیح 1/84)

2-سجدہ تلاوت کب واجب ہوتا ہے:

جب کوئی مسلمان، عاقل، بالغ، آیت سجدہ کا وہ کلمہ جس میں سجدہ کا لفظ ہے اس کو ما قبل یا مابعد کے ایک کلمہ کے ساتھ ملا کر پڑھ لے، یا سن لے، یا آیت سجدہ پڑھنے والے کی اقتداء کرلے تو اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

3-سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ:

بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے تین یا پانچ بار تسبیح پڑھے، پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ جائے۔

4-آیت سجدہ بھول گیا:

اگر آیت سجدہ بھول گیا اور سامع نے آیت سجدہ پڑھ کر لقمہ دیا پھر امام نے اسے دہرایا تو ایک ہی سجدہ کافی ہے۔

5-آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کب کرے:

آیت سجدہ مکمل کرتے ہی سجدہ ادا کرے، اس میں تاخیر نہ کرے، اگر آیت سجدہ کے بعد تین مزید آیات پڑھ لیں پھر سجدہ کیا تو تاخیر واجب کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو گا۔

6-آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ نہیں کیا:

اگر آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ ادا نہیں کیا اور سلام پھیر دیا تو جب تک نماز کے منافی کوئی حرکت نہیں کی تو اس وقت سجدہ تلاوت کرلے۔ اگر اس وقت بھی نہیں کیا تو اب توبہ واستغفار کرے، اس کے علاوہ اس کی معافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔

7-ایک آیت پہلے سجدہ کرلیا:

اگر آیت سجدہ سے ایک آیت پہلے سجدہ کرلیاتو وجوب سے پہلے اس سجدے کی ادائیگی کافی نہیں ہو گی، آیت سجدہ پڑھ کر دوبارہ سجدہ کرناہو گا،اور اس اضافی سجدے کی وجہ سے سجدہ سہو بھی لازم ہو گا۔

8-سجدہ تلاوت کے بعد دوبارہ وہی آیت پڑھ لی:

اگر آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیااور کھڑے ہو کر دوبارہ وہی آیت دوبارہ پڑھ لی تو پہلا سجدہ کافی ہے،دوبارہ سجدہ کی ضرورت نہیں۔

9-سجدہ تلاوت کے بعد سورہ فاتحہ پڑھ لی:

سجدہ تلاوت کر کے کھڑے ہوئے اور غلطی سے سورۃ الفاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہو گا، جان بوجھ کر ایسا نہ کرے۔

10-ایک کی جگہ دو سجدہ کر لیے:

اگر سجدہ تلاوت میں ایک کی جگہ دو سجدے کر لیے تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔

سجدہ سہو:

1- سجدہ سہو واجب ہونے کے اصول:

سجدہ سہو واجب ہونے کے اصول یہ ہیں:

1- نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھول کر چھوڑ دے۔
2- کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دے۔
3- کسی واجب کی ادائیگی میں ایک رکن کے برابر تاخیر کر دے
4- کسی واجب کو مکرر ادا کر دے
5- کسی واجب کو تبدیل کر دے (جہر کو سر اور سر کو جہر)
6- نماز کے فرائض میں سے کسی فرضکو اس کے محل سے مؤخر کر دے
7- کسی فرض کو اس کے محل سے مقدم کر دے۔
8- کسی فرض کو بھولے سے دو مرتبہ ادا کر لے

2-سجدہ سہو کرنے کا طریقہ:

آخری قعدہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر قعدہ میں بیٹھ کر تشہد، درود شریف، دعا پڑھ کر سلام پھیرے۔

3-سجدہ سہو کرتے وقت دو سلام پھیر دیے:

سجدہ سہو میں ایک طرف سلام پھیرا جاتا ہے اگر کسی نے غلطی سے دو سلام پھیر لیے تب بھی سجدہ سہو کر لے، نماز ہو جائے گی

4-سجدہ سہو کے سلام میں منہ نہیں پھیرا:

سجدہ سہو کرتے وقت سلام میں منہ نہیں پھیرا تب بھی سجدہ ادا ہو جائے گا لیکن یہ عمل خلاف سنت ہے، سنت کے مطابق ادا کرنا چاہئے۔

5-ایک سجدہ کیا:

اگر سجدہ سہو میں دو کی جگہ ایک سجدہ کیا اور پھر سلام پھیر دیا تو دوبارہ نماز پڑھے، ایک سجدہ کافی نہیں ہے۔

6-ایک نماز میں کئی غلطیاں کیں:

ایک نماز میں کئی ایسی غلطیاں کیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو آخر میں ایک ہی سجدہ کافی ہے، ہر غلطی کے لیے الگ الگ سجدے کی ضرورت نہیں۔

7-سجدہ سہو واجب ہوا اور نہیں کیا:

اگر سجدہ سہو واجب ہوا اور نہیں کیا تو وقت کے اندر یہ نماز واجب الاعادہ ہے، دوبارہ پڑھی جائے۔

ترویحہ:

1-ترویحہ میں کتنی دیر بیٹھنا ہے:

تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد بیٹھنا ترویحہ کہلاتا ہے، اصل حکم یہ ہے کہ جتنی دیر میں چار رکعت پڑھی گئی ہوں اتنی ہی دیر ترویحہ میں بیٹھا جائے، لیکن اگر نمازیوں کو گرانی ہو اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا اندیشہ ہو تو اس سے کم مقدار میں بھی بیٹھ سکتے ہیں۔

2-دعا میں ہاتھ اٹھانا:

ترویحہ میں تسبیح، کلمہ، دعائے ماثورہ پڑھنی چاہیئے، اجتماعی طور پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اس موقع پر منقول نہیں ہے، انفرادی دعائیں کی جائیں۔

3-دعا کے بعد درود پڑھنا:

ترویحہ میں دعا کے بعد کھڑے ہوتے ہوئے زور سے درود شریف پڑھنا یا مختلف نعرے لگانا ثابت نہیں یہ واجب الترک عمل ہے۔

سامع:

1-چھوٹے بچے کو سامع مقرر کرنا:

نابالغ بچہ کو سامع مقرر کر سکتے ہیں، لیکن اتنا سمجھدار ہو کہ نماز صحیح طریقے سے پڑھتا ہو۔

2-سماعت دیکھ کر کرنا:

سامع کے لیے قرآن دیکھ کر سماعت کرنا جائز نہیں، اگر اس نے دیکھ کر سماعت کی اور لقمہ دیا جسے امام نے قبول کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

3-سماعت کی اجرت لینا:

سماعت کی اجرت لینا، اس کا مطالبہ کرنا جائز نہیں،

اگر بلا تعیین کسی نے کچھ دے دیا جبکہ لینے والے کو لالچ نہ ہو تو گنجائش ہو گی۔

4-تنگ کرنے کے لیے لقمہ دینا:

محض تنگ کرنے کی خاطر غلط لقمہ دینا جائز نہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان امور سے منع فرمایا ہے جو کسی مسلمان کو غلطی میں ڈال دے، نیز اس میں مسلمانوں کی نماز کو خراب کرنے کا گناہ ہے۔

5-بہت زیادہ پیچھے سے پڑھانا:

حافظ اگر اٹک جائے تو سامع کی ذمہ داری ہے کہ اسے ایک، دو آیات پیچھے پڑھائے، اگر پچھلی آیت یاد نہ ہو تو براہ راست غلطی بتادے، یہ طریقہ غلط ہے کہ ایک رکوع، ایک صفحہ پیچھے پڑھائیں، اس سے اجتناب کریں۔

6-حافظ کے دباؤ کی وجہ سے سامع کا خاموش رہنا:

سامع کی امانت کا تقاضہ ہے کہ توجہ اور دھیان کے ساتھ قرآن سنے، بلاوجہ تنگ بھی نہ کرے لیکن ضرورت کے موقع پر خاموش بھی نہ رہے، بعض حفاظ سامع پر خاموش رہنے کے لیے دباؤ ڈلتے ہیں تاکہ کسی کو غلطی کا احساس نہ ہو اور اس چکر میں لوگوں کی نمازیں خراب ہو جاتی ہیں، ختم ناقص رہ جاتا ہے، سامع اگر غلطی جان بوجھ کر چھوڑے گا یا حافظ کے دباؤ کی وجہ سے خاموش رہے گا تو وہ بھی اس گناہ میں شریک ہو گا، لہذا سامع اللہ تعالی کا خوف دل میں رکھ کر سماعت کرے۔

7-سامع کا نماز میں شامل ہوئے بغیر لقمہ دینا:

سامع تراویح میں شریک نہیں ہوا کہ امام نے غلطی کی، سامع نے نماز میں شریک ہوئے بغیر ہی لقمہ دے دیا اور امام نے یہ لقمہ لے لیا سب کی نماز فاسد ہو جائے گی، اس لیے نماز میں شریک ہوئے بغیر لقمہ ہرگز نہ دیں۔

8-لقمہ دے کر نیت توڑ دینا:

بعض بچے نماز میں شریک نہیں ہوے کھیلتے رہتے ہیں، جہاں امام اٹکا فوراً نیت باندھ کر لقمہ دیتے ہیں اور پھر نیت توڑ کر باتوں میں، کھیل میں مصروف ہو جاتے ہیں اس سے امام کی نماز تو فاسد نہیں ہوئی لیکن ایسا کرنے ولا اسامع خوب گناہ گار ہوا کہ اس نے نماز کا مذاق بنادیا، اس لیے ایسا ہرگز نہ کریں بلکہ شروع ہی سے امام کے ساتھ شریک ہو اور آخر تک شریک رہے تاکہ پورا ثواب ملے۔

9-عمل کثیر کرنا:

بعض بچے نماز میں مسلسل کھیلتے رہتے ہیں، کبھی قمیص سے، کبھی ناخن سے، کبھی کسی اور چیز سے، عمل کثیر (ایسا عمل کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ نماز میں نہیں ہے۔دونوں ہاتھوں کو استعمال میں لانا، بار بار کھیلنا) سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور اگر یہ اس نماز میں امام کو لقمہ دے اور امام قبول کرلے سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

10-سامع کا کھانس کر، کھنکھار کر لقمہ دینا:

سامع قرآن پڑھ کر لقمہ دے سکتا ہے اس کے علاوہ کھانسنا، کھنکارنا، اسارہ کرنا سب ناجائز ہے۔

11-دوران نماز کچھ کھانا:

نماز کے دوران کھانا، پینا ممنوع ہے، اگر کوئی سامع دوران نماز کوئی چیز (ٹافی، چھالیہ، چپس وغیرہ) منہ میں رکھے گا تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔

وتر:

1-وتر کا حکم:

وتر کی نماز واجب ہے، اس کی ادائیگی ضروری ہے، اس کو ترک کرنا جائز نہیں، اگر کبھی عذر کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو اس کی قضاء لازم ہے۔

مسئلہ:

وتر کی نماز رمضان المبارک کے علاوہ تمام مہینوں میں انفرادی طور پر ادا کی جاتی ہے، جبکہ رمضان المبارک میں اسے باجماعت ادا کیا جاتا ہے۔

2-وتر چھوڑنے پر وعید:

وتر چھوڑنے والے کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے، جو انتہائی خطرہ کی بات ہے،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وتر کی نماز حق ہے، جو وتر کی نماز ادا نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی ہے (سنن ابی داوٗد، کتاب الصلاۃ 1 / 201)

3-وتر تراویح کے بعد پڑھے:

وتر کی نماز تراویح کے بعد پڑھے، تراویح سے پہلے وتر کی نماز نہ پڑھی جائے، اگر کسی نے وتر کی نماز پہلے پڑھ لی تو ادا ہو جائے گی اعادے کی ضرورت نہیں لیکن ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے

4-وتر کا قعدہ اولی بھول گیا:

وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ واجب ہے، اگر غلطی سے قعدہ اولیٰ چھوڑ دیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا ہو گا، سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی۔

5-وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا:

وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر تیسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع کر لیا اور دعائے قنوت نہیں پڑھی تو آخر میں سجدہ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

6-رکوع سے قنوت کے لیے واپس قیام کی طرف آنا:

اگر تیسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع کر لیا تو اب قنوت پڑھنے کے لیے واپس نہ لوٹے، بلکہ آخر میں سجدہ سہو کر لے نماز ہو جائے گی، لیکن اگر کوئی رکوع سے واپس قیام کی طرف لوٹ آیا تو عوام میں مشہور ہے کہ نماز فاسد ہو جاتی ہے لیکن یہ غلط ہے ،اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس صورت میں بھی آخر میں سجدہ سہو کرنا ہو گا۔

7-چوتھی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا:

وتر کی تیسری رکعت میں تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا یا کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو جیسے ہی یاد آجائے لوٹ آئے اور تشہد کے بعد سجدہ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

8-وتر کے بعد یاد آیا کہ کچھ رکعت تراویح رہ گئی ہیں:

عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد یاد آیا کہ کچھ رکعات رہ گئی ہیں تو اب ان رہ جانے والی رکعات کو ادا کر لیا جائے، وتر کے اعادے کی ضرورت نہیں ہے۔

9-غیر حافظ کا وتر پڑھانا:

غیر حافظ شخص اگر نیک صالح ہے اور قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ پڑھ سکتا ہے تو وہ وتر کی نماز پڑھا سکتا ہے، تاہم اگر یہ غیر حافظ مقرر شدہ امام نہ ہو تو عالم اور حافظ کی موجودگی میں غیر حافظ، غیر عالم کو نماز پڑھانے کے لیے آگے نہیں کرنا چاہیے۔